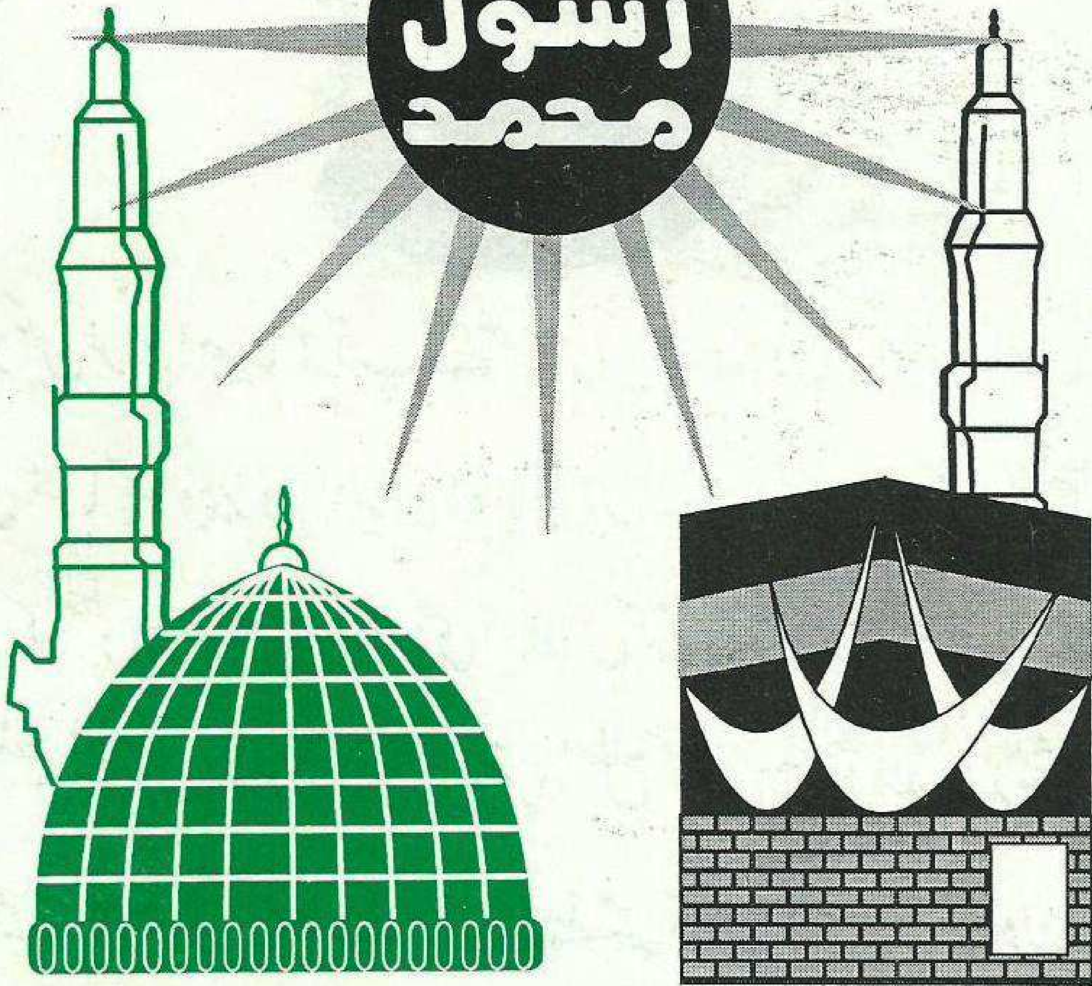
وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ



۱) آستانہ عالیہ قادریہ چشتیہ یعقوبیہ ٹرسٹ، متصل جامع مدنی مسجد

مدینہ کالونی ملیر توسیعی کھوکھراپار کراچی

۲) آستانہ عالیہ قادریہ چشتیہ یعقوبیہ ٹرسٹ، ڈی ۶/۳ ۷، ملیر کالونی کراچی

اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی راہ میں وسیلہ (مرشد) تلاش کرو اور اسکے بتائے ہوئے طریقہ پر مجاھدہ کرو تا کہ تم فلاح پاسکو (پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۳۵)

گذارش

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ اکثر کتابوں میں عموماً چھوٹی بڑی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ ہم نے حتی الامکان کوشش کی کہ غلطی نہ ہو لیکن اگر پھر بھی آپکو اس کتاب میں کوئی چھوٹی یا بڑی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ہمیں ضرور مطلع کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی تلافی کی جاسکے۔ اس سلسلے میں ہم آپکے بے حد ممنون ہوں گے۔

شکریہ

خیر و شر دو راستے

تصنیف و تالیف

پیر طریقت۔ رہبر شریعت۔ اعلیٰ حضرت۔ صوفی۔ ڈاکٹر۔ حاجی عبدالغفار علی شاہ صاحب

مسودہ اور کتابت دیکھ بھال یعنی چیکنگ

پہلی بار

جناب صوفی اقبال حسین صاحب قادری چشتی ابوالعلائی

نظر ثانی

جناب مولانا آصف حسین صاحب رضوی قادری

(مدرس جامعہ انوار القرآن کراچی)

نظر ثالثہ

جناب مولانا محمد ناصر رضوی قادری

(خطیب و امام جامع مسجد قادری محمدی کالونی کراچی)

نام کتاب : خیر وشر کے دو راستے

مصنف : صوفی ڈاکٹر حاجی عبدالغفار علی شاہ

مطبع : اے ون انٹر پرائز، ملیر کراچی

بار : اوّل

تعداد : 1000

نعت

حبیب خُدا کا نظارہ کروں میں
دل و جان اُن پر نثارا کروں میں
میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گزارہ کروں میں
یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں
تیرا نام لب پر خُدا دل کے اندر
یوں ہی زندگانی گذارا کروں میں
تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں
خُدا ایسی قوّت دے مرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں
خُدا ایک پر ہو تو اک پر محمد ﷺ
اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں
خُدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری
مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

دیباچہ

ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں اور لاتعداد درودو سلام حضرت محمد ﷺ پر۔ آپ ﷺ کی آل اولاد اور تمام اصحاب اجمعین پر۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جب کتاب "اللہ تعالیٰ کی معرفت یعنی راہِ رسول ﷺ لکھ رہا تھا۔ اسی اثناء میں جناب صوفی محمد طاہر صاحب، جناب صوفی اقبال حسین صاحب، جناب صوفی محمد شریف اور دوسرے لوگوں نے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ کوئی ایسا مضمون مختصر اور جامع ہو جو لوگ آسانی سے پڑھکر استفادہ حاصل کریں۔ کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے"۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا اور حضرت آدم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور نبی ورسول ہیں۔ انکو سجدہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نافرمانی کی وجہ سے ابلیس کو مردود وملعون کر کے اپنی بارگاہ سے نکال دیا ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی اس بات

کی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی نسل کو بہکانے کی۔ اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگنے کے بعد دنیا میں آیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی نسل کو بہکانے کا کام شروع کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں کو ان کے باپ ماں سے زیادہ چاہتا ہے اپنے بندوں کو ابلیس اور ابلیس کی نسل یعنی شیاطین سے بچانے کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو دنیا میں بندوں کی رشد و ہدایت کیلئے بھیجا اور حکم دیا کہ انبیاء کرام کی دل و جان سے اطاعت یعنی پیروی کرو اور انبیاء کرام کے ہی بتائے ہوئے طریقہ پر میری عبادت کرو۔

جب حضور اکرم ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں جنکو حضور اکرم ﷺ نے تقریباً تئیس سال تک قرآن شریف اور حدیث شریف کی تعلیم و تربیت دی قرآن شریف عربی زبان میں نازل ہوا۔ صحابہ کرام کی زبان عربی۔ اس کے باوجود نہ سمجھ سکے تو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو قرآن شریف کی تعلیم و تربیت دی۔ حضور ﷺ نے قرآن شریف جو صحابہ کرام کو سمجھایا اور ان کی تعلیم و تربیت فرمائی جو قرآن شریف سمجھانے تشریح کرنے اور تعلیم و تربیت دینے میں جو الفاظ حضور اکرم ﷺ کے زبان مبارک سے ادا ہوئے وہ حدیث شریف ہے قرآن شریف اللہ

تعالیٰ کا کلام اور حدیث شریف حضور اکرم ﷺ کا کلام۔ جب صحابہ کرام کی تعلیم و تربیت مکمل ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ صحابہ کرام ہدایت یافتہ ہیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ۔ "یہی وہ خوش نصیب ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درودیں ہیں۔ جن پر ان کے رب کی طرح طرح کی نوازشیں ہیں اور رحمتیں ہیں۔ یہی لوگ سیدھی راہ پر ثابت قدم ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں"۔ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۷)

حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام مثل ستاروں کے ہیں (انجم ہیں) تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (حوالہ شرح مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صحابہ کرام کے فضائل صفحہ ۳۴۰)

سارے صحابہ کرام ہدایت یافتہ ہیں۔ قرآن شریف اور حدیث شریف اس کا ثبوت ہیں قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ "اور جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے (فضل کیا ہے) یعنی انبیاء کرام، صدیقین یعنی اولیاء اللہ اور شہداء اور صالحین یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پارہ ۵ سورہ النساء آیت ٦۹)

قرآن شریف کی ان آیتوں سے بات واضح ہوگئی کوئی بھی اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول کی اطاعت یعنی پیروی کے بغیر نہ ہدایت یافتہ ہوسکتا ہے اور نہ انعام یافتہ ہوسکتا ہے یہ بات ہر مسلمان اور مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ قرآن شریف حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا۔ تقریباً تئیس (۲۳) سال تک صحابہء کرام کی تعلیم و تربیت کی جسکی وجہ سے ہر صحابی قرآن شریف ، حدیث شریف اور حضور اکرم ﷺ کے علم و عمل اور علمی اور عملی زندگی کا جامع پیکر ہو گیا۔

قرآن شریف اور حدیث شریف میں جہاں بھی نبوت و رسالت کے بعد کسی بھی بزرگی کا ذکر ہے وہ صحابہء کرام ہیں۔ یہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ یہ صدیقین یعنی اولیاء اللہ ہیں اور خوش نصیب ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی امت کے پہلے اولیاء اللہ ہیں۔ اور نبوت اور رسالت کے بعد سب سے بلند و بالا جو مقام ہے وہ صحابہء کرام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بہترین امت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کا محافظ ہے اس لئے دین کی حفاظت کیلئے اور قیامت تک کے انسانوں خاصکر مسلمانوں کی رشد و ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت حضور اکرم ﷺ نے چار خلیفہ منتخب کئے۔ (۱) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) حضرت سیدنا علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر قیامت تک انسانوں خاصکر مسلمانوں کی رشد وہدایت کیلئے خلفاء راشدین کا انتخاب کیا اور اس کام کیلئے خلفاء راشدین کو مامور کیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے سارے دین ومذہب منسوخ کر دیئے اور صرف دین اسلام کو پسند کیا۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ خلفاء راشدین کو اپنا خلیفہ یعنی نائب بنایا اور خلفاء راشدین حضور اکرم ﷺ کے بہترین جانشین ہیں اور یہ جانشینی یعنی خلافت تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام میں سے ہوئے ہیں جو ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہیں اور بہترین اُمت ہیں۔ نبوت ختم نبوت والی خلافت ختم حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء افضل الانبیاء اور امام الانبیاء ہیں اسی لئے نبوت کے بعد اب سلسلہ ولایت ہے اور سلسلہ ولایت کی خلافت کا آغاز خلفاء راشدین سے شروع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ "اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان سے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا۔ زمین میں جسطرح اس نے ان کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے"

(پارہ ۱۸ سورہ نور آیت ۵۵)

خلفاء راشدین کو حضور اکرم ﷺ نے خلیفہ بنانے کے بعد پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت ۱۰۴ کے تحت قیامت تک کے انسانوں خاصکر مسلمانوں کی رشد وہدایت کے منصب اعلیٰ پر مامور کر دیا۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحبان اَمر ہیں ان کی اطاعت کرو"

(حوالہ تفسیر تبیان القرآن پارہ ۵ سورہ النساء آیت ۵۹)

حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے بزرگ و برتر خلفاء راشدین ہیں اور یہی سب سے بڑے صاحب امر ہیں جن کو حضور اکرم ﷺ نے اپنا خلیفہ بنانے کے بعد قیامت تک انسانوں خاصکر مسلمانوں کی رشد و ہدایت کے منصب اعلیٰ پر مامور کیا۔ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا اس منصبِ اعلیٰ پر مامور کرنا منجانب اللہ تعالیٰ ہے حضور اکرم ﷺ کے خلفاء راشدین کی اطاعت کرنی ہے۔

حدیث شریف: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو اور دانت سے مضبوط پکڑ لو۔

(شرح مشکوٰۃ شریف جلد اول باب الاعتصام)

جس طرح سارے دین و مذہب منسوخ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام پسند ہے اسی طرح خلفاء راشدین خلیفہ مقرر ہو جانے کے بعد جتنے بھی طور طریقے سب منسوخ ہو گئے اب اطاعت اللہ تعالیٰ کی۔ رسول اللہ ﷺ

اور صحابی یعنی خلفاء راشدین کی کرنی ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے ۔ قرآن شریف اور حدیث شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس (۲۳) سال تک سکھایا خلفاء راشدین کو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول نے سارے صحابہ کرام میں سے انتخاب کر کے خلیفہ بنایا خلفائے راشدین اور پھر ان کے خلیفہ اور پھر ان خلیفاؤں کے خلیفہ پہلی صدی ھ میں تمام ملت اسلامیہ میں پھیل چکے تھے اور دوسری صدی ھ میں یہ سلسلہ خلافت یعنی بیعت طریقت بامِ عروج پر پہنچ چکا تھا۔

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔

۳۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔

۴۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔

۵۔ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔

جوان ہونے اور تعلیم و تربیت کے بیس سے پچاس سال تک کے عرصے میں تو پہلی صدی ھ میں کوئی امام نہیں ۔ دوسری صدی ھ میں ان سے لوگ متعارف ہوئے تو بیعت طریقت دوصدی ھ میں بامِ عروج پر تھی ۔ پھر سب اماموں نے اپنے اپنے دور میں روحانی تربیت حاصل کی۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے باقی محدث بعد میں پیدا ہوئے۔

دوسری صدی ۲۰۰ھ گذرنے کے بعد تیسری صدی ۳۰۰ھ میں بخاری شریف اور مسلم شریف عالم وجود میں آئے بڑی محنت اور جانفشانی سے مسلمانوں کی بھلائی کیلئے ان لوگوں نے حدیثیں جمع کیں اور کتابی شکل میں مرتب کر دیا۔ جسکو سب مسلمان جانتے ہیں۔ اس زمانے میں پریس نہ تھا جس کو معلوم ہوا کہ حدیثیں کتابی شکل میں مرتب ہوگئیں ہیں۔ وہ گیا اور ان سے نقل کر کے لایا اس طرح تیسری صدی کے بعد بخاری اور مسلم سے لوگ واقف ہوئے اور چوتھی اور پانچویں صدی سے پہلے کی کتابوں میں بخاری کا حوالہ نہیں۔ تو جن کو معلوم نہیں بخاری اور مسلم کا حوالہ مانگتے ہیں۔ یہ جب کتابی شکل میں وجود میں آتی ہیں۔ ان سے پہلے ہی مرشدانِ کامل اور مشائخ ساری ملت اسلامیہ میں دین کا کام کر رہے تھے۔ امام بخاری اور امام مسلم تو پیدا ہی نہیں ہوئے تھے چونکہ حضور اکرم ﷺ نے خلفاء راشدین کے ذریعہ جو رشد و ہدایت کا طریقہ جاری کیا ہے جو ساری ملت اسلامیہ میں پھیلا ہوا ہے اور سارے مسلمان جانتے ہیں۔ ابلیس اور ابلیس کی نسل سے بچنے کا بہترین طریقہ

خلیفہ کی اطاعت ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے قرآن شریف حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا آپ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہء کرام کو تقریباً تئیس (۲۳) سال تک قرآن شریف اور حدیث شریف سکھایا اور نسل انسانی کا خاص کر مسلمانوں کی رشد و ہدایت کیلئے خلفاء راشدین کو مقرر فرمایا جو خلیفہ در خلیفہ سلسلہ چلا آرہا ہے جیسا کہ پہلے قرآن شریف کی آیت تحریر ہو چکی ہے صحابہء کرام ہدایت یافتہ ہیں اور انعام یافتہ ہیں۔ اور ان ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ میں سب سے بڑے ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ خلفاء راشدین ہیں۔ اسی لئے ہر رکعت نماز جس میں انعام یافتہ بندوں کی سیدھی راہ پر چلنے کی دعا مانگی جاتی ہے۔

سورہ الحمد کی آیت کا ترجمہ: اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں کہ ہمیں اُن ہدایت یافتہ بندوں کے سیدھے راستہ پر چلا۔ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔

پارہ نمبر ۵ سورہ النساء آیت نمبر ۶۹ میں ذکر ہو چکا ہے کہ سارے صحابہء کرام ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہیں اور سارے صحابہ ء کرام میں افضل خلفاء راشدین ہیں اور خلفاء راشدین سب سے بڑے ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ

ہیں۔اسی لئے ہر رکعت نماز میں انعام یافتہ بندوں کی سیدھی راہ پر چلنے کی دعا مانگی جاتی ہے۔جن کا ذکر قرآن شریف اور نماز میں ہو اور ان کے سیدھے راستہ پر چلنے کی دعا مانگی جائے۔اس سے بہتر اور اچھا کوئی راستہ نہیں ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں کو چاہیئے کہ کسی خلیفہ یعنی انعام یافتہ بندہ کے پاس جاکر بیعت ہوں (یہاں کا داخلہ فارم بیعت مرشد ہے) اور ان کی اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں شامل ہو جاؤ۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔جو انعام یافتہ ہو جائے۔یہی ابلیس سے بچنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔جس کا ثبوت تمام اولیاء اللہ مرشدانِ کامل یعنی مشائخ عظام ہیں۔یہی راہِ خیر ہے۔

جب کتاب خیر وشر کے دو راستے کا مسودہ مکمل ہو گیا مصروفیات زیادہ ہونے کی وجہ سے مسودہ صوفی اقبال حسین صاحب کو دیا تا کہ اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کر کے یعنی چیکنگ کر کے صوفی شریف کو دیدی تا کہ کمپیوٹر سے اس کی کتابت کرالیں۔جب کمپیوٹر سے کتابت ہو کر آئی تو نظرِ ثانی کیلئے جناب مولانا آصف حسین قادری مدرس جامعہ انوار القرآن کراچی کی خدمت میں پیش کی انہوں نے نہایت خلوص اور محنت سے نظرِ ثانی فرمائی۔پھر کمپیوٹر پر کتابت کیلئے بھیج دیا جب کتابت ہو کر آگئی تو کتابت جناب مولانا محمد ناصر

رضوی قادری خطیب و امام جامع مسجد محمدی کالونی کراچی کی خدمت میں پیش کی تاکہ کمپیوٹر کی کتاب کی جو غلطیاں ہیں وہ نکل جائیں۔ اس کارِ خیر کو انہوں نے نہایت خلوص و محبت سے قبول کیا اور کتابت چیک کر کے نہایت ہی خلوص و محبت سے دے گئے۔ جن لوگوں نے اس کتاب کے سلسلے میں تعاون کیا اللہ تعالیٰ اسکو دونوں جہان میں سرفراز و آباد رکھے۔

التماس ہے کہ اگر ان تمام کوششوں کے باوجود کتابت کی چیکنگ میں کوئی بھول چوک نظر آئے تو اس کو درست فرمالیں اور اسکی اطلاع ہمیں ضرور کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکا ازالہ کیا جاسکے۔

فقط

خاکپائے مرشد

عبدالغفار علی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کیلئے ساری حمد وثناء اور تعریفیں ہیں اور لاتعداد درود وسلام اللہ کے حبیب حضرت محمد ﷺ آپ کی آل اور اصحاب اجمعین پر اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنایا تو پہلے ان کی تعلیم و تربیت کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑی شان اور عزت والا خالق و مالک ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ یعنی نائب بھی شان اور عزت والا بنایا اور اپنے خلیفہ کو اس قدر شرف وبزرگی بخشی کہ فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے سجدہ کو نہیں کہا اگر اپنے سجدے کو کہتا تو فرشتے سات لاکھ سال سے عبادت کرر ہے تھے۔ (مکتوبات صدی مکتوب ۵۶ صفحہ ۳۷۲) اور ابلیس کو چھ لاکھ سال عبادت کرتے ہوئے ہو چکے تھے۔ (قصص الانبیاء صفحہ ۹ ناشر خواجہ محمد اسلام لاہور) تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا اور خوشی ومسرت کا باعث ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سب دلوں کا حال جانتا ہے کہ ظاہر کس کا کیسا ہے اور باطن کس کا کیسا ہے۔ نیک کون ہے اور مغرور کون ہے۔ اور کون حکم مانتا ہے اور کون نہیں

مانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ حضرت آدم علیہ السلام کو اس قدر شرف و بزرگی بخشی کہ حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو۔ سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اور اس طرح ابلیس کا باطن ظاہر ہو گیا۔ چھ لاکھ سال سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا درس فرشتوں کو دے رہا تھا۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور زیادہ مقبول اور محبوب ہو گئے۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس کا غرور ظاہر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ تو اس نے اپنے کو افضل بتایا کہ تو نے مجھ کو آگ سے بنایا آدم کو مٹّی سے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس مردود ملعون ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے ابلیس نے معافی مانگنے کی بجائے نسل انسانی کو بہکانے کی اجازت (مہلت) مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو بہکانے کی اجازت (مہلت) دیدی اور ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس قدر شرف و بزرگی بخشی کہ اپنا خلیفہ بنایا اور نبوت و رسالت کے منصب سے بھی نوازا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے شیث علیہ السلام خلیفہ ہوئے اور نبوت اور رسالت کے اعلیٰ منصب پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی فائز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے نسل

انسانی کا آغاز کیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے ہی خلافت اور نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔

(حوالہ کتاب سلطنت مصطفٰے صفحہ ۳۴۔۳۵)

نبوت اور رسالت ان کا اعزاز و منصب ہے اسی لئے ان کو انبیاء و رسل کے ناموں سے سب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مردود و ملعون کر کے اپنی بارگاہ سے نکال دیا حالانکہ جس طرح وہ عبادت پہلے کر رہا تھا اسی طرح عبادت آج بھی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے۔

دو راستے

(۱) خلیفہ کا راستہ (یعنی اولیاء اللہ کا راستہ)

(۲) (یعنی شر کا راستہ)

(۱) خلیفہ کا راستہ (یعنی اولیاء اللہ کا راستہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور نبوت اور رسالت کا منصب عظیم بھی عطا فرمایا اور تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی انبیاء و رسل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہر نبی کے زمانے میں یہی حکم رہا ہے کہ میرے محبوب نبیوں کی دل و جان سے اطاعت کرو نبی کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نبی کی محبت ہی اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نبیوں کی تعلیم خود کی۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے خلیفہ یعنی نبی اور رسول اس قدر پیارے ہیں کہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور ان

ہی کی محبت واطاعت سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں اپنی روح پھونکی۔

(ونفخت فیه من رُوحی . پارہ ۲۳ . سورۃ ص . آیت ۷۲)

اور حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں اوّل و آخر ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا چہرہ وجہ اللہ ہے۔ حدیث ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت وصفت پر بنایا۔

(حوالہ تفسیر روح انسان حصہ اول صفحہ ۲۰۱)

اللہ تعالیٰ کا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم تک یہی حکم رہا ہے کہ خلیفہ یعنی انبیاء کرام اور رسولوں کی دل و جان سے جو اطاعت کرے گا وہی اللہ تعالیٰ کا مقبول اور محبوب ہوگا۔ تقریباً حضور اکرم ﷺ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں جن میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ کی دل و جان سے اطاعت و محبت کی تو انبیاء و رسل کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو صحابہ کرام کا اور صحابہ کرام میں خلفاء راشدین افضل ہیں اور نبوت و رسالت کے کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ صحابہ کرام ہیں اور صحابہ کرام میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔

ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہے کہ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ہیں اور

تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں اس طرح تقریباً دو لاکھ اڑتالیس ہزار انبیاء کرام اور صحابہ کرام یعنی اولیاء کرام کی شہادت اور عمل اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ بغیر اطاعت اور محبت حضرت محمد ﷺ کے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا مقبول و محبوب نہیں ہوگا کیونکہ حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیس جھوٹے کاذب ہونگے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہیگا اور وہ سب پر غالب رہیگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا۔

(شرح مشکوۃ شریف جلد ۷ صفحہ ۲۲۰)

حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ امّت کے تہتّر فرقے ہونگے۔ حدیث شریف: بیشک بنی اسرائیل کے بہتّر فرقے ہوگئے تھے اور میری امّت کے تہتّر فرقے ہونگے۔ وہ سب دوزخ میں جائیں گے مگر ایک فرقہ صحیح ہوگا۔ صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ وہ صحیح لوگ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس پر میں آج کے دن ہوں اور میرے اصحاب (کتاب الشفاء دوسری قسم فصل ۲ صفحہ ۳۷۲)

حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور حبیب کی امت پیاری

ہے۔ جب فرقے ہو جائیں گے تو اس وقت بڑی مشکل ہوگی کہ صحیح کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ نسل انسانی کی رشد و ہدایت کے لئے ایک جماعت بنا دیں تا کہ اُمتی گمراہ جماعتوں سے بچ کر صحیح جماعت کی پیروی کریں قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان سے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا زمین میں۔ جس طرح اس نے ان کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔

(پارہ ۱۸ سورۃ نور آیت ۵۵)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ سارے صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب و ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہیں اور ان سب میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔ قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ ہے "اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے (یعنی فضل کیا ہے) انبیاء کرام، صدیقین (یعنی اولیاء اللہ) شہداء اور صالحین یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹)

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں کی جماعت میں انبیاء کرام کے بعد صدیقین یعنی اولیاء اللہ کا مقام ہے اسی لئے حضور ﷺ نے حکم الٰہی سے چار خلیفہ بنائے۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ حضور اکرم ﷺ کے سارے صحابہ کرام ہدایت یافتہ انعام یافتہ ہیں اور نبوت و رسالت کے بعد اگر کسی مقام ہے تو وہ صحابہ کرام کا ہے یہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور یہی صدیقین یعنی اولیاء اللہ میں حضور اکرم ﷺ کی امّت کے پہلے اولیاء اللہ ہیں اور ان سب میں خلفاء راشدین افضل ہیں اسی لئے حکم الٰہی سے حضور اکرم ﷺ نے خلفاء راشدین کی جماعت بنائی تا کہ قیامت تک مسلمانوں کی صحیح رہنمائی ہو سکے اور صراطِ مستقیم یعنی رشد و ہدایت کے صحیح راستے پر گامزن رہیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

تم میں ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے بدی سے اور یہی لوگ کامیاب اور کامران ہیں

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

جب حضور اکرم ﷺ نے خلفاء راشدین کی جماعت بنادی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بہترین امت قرار دیا۔ کیونکہ انبیاء اور رسل کے بعد اگر کسی مقام

ہے تو وہ صحابہء کرام کا۔ یہ سارے ہدایت یافتہ ہیں سارے انعام یافتہ ہیں سارے صدیقین یعنی اولیاء اللہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ان میں ایک فرقہ صحیح فرقہ کی حضور اکرم ﷺ نے نشاندہی کی جس پر میں اور میرے اصحاب آج کے دن ہیں۔ تو اسی صحیح گروہ میں سب سے افضل خلفاء راشدین ہیں۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے خلفاء راشدین کی جماعت لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے بنادی تاکہ قیامت تک ہونے والے امتی صحیح راہ پر چلیں یعنی گامزن رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بہترین امت قرار دیا ہے۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

تم بہترین امت ہو جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں کی ہدایت اور بھلائی کے لئے اور تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر

(پارہ ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۱۰)

حضور اکرم ﷺ کے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہء کرام ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی دل وجان سے اور خلوص ومحبت سے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس خلوص ومحبت کی وجہ سے ان کو اس قدر بلند وبالا مقام عطا کیا جو انسانی عقل وشعور سے بالاتر ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی خلوص و محبت سے اطاعت یعنی پیروی ہی صراط مستقیم ہے اور یہی کامیابی و کامرانی کی راہ ہے۔ جس پر چل کر لاتعداد بندے کامیاب ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہوئے۔ ہدایت یافتہ ہوئے اور لاتعداد اولیاء اللہ یعنی صدیقین ہوئے اور ان اولیاء اللہ یعنی صدیقین کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا انعام و اکرام دیا اللہ تعالیٰ دینے والا جانے اور حضور اکرم ﷺ قاسم ہیں یعنی تقسیم کرنے والے جانیں اور ان کے ذریعے سے اولیاء اللہ کو ملا تو اولیاء اللہ جانیں جو انعام اکرام ان کو ملا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا تو یہ انعام یافتہ ہوئے۔ اسی لئے ہر رکعت نماز میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جاتی ہے "اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں کہ ہم کو ان ہدایت یافتہ لوگوں کے سیدھے راستے پر چلا" جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے کہلوا رہا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو بتلائیں کہ یہ میری راہ ہے۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

اے محبوب! آپ فرمادیں یہ میری راہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں انہیں جو دل کی آنکھیں رکھتے ہیں (یعنی صاحب بصیرت ہیں) کہ وہ میرے قدموں پر چلیں یعنی میری پیروی کریں۔ (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۱۰۸)

حضور اکرم ﷺ کے اظہار نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے سارے دین و مذہب منسوخ کر دیئے ساری کتابیں منسوخ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی نبیوں کو مبعوث کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی نے سارے دین و مذہب منسوخ کرنے کا حکم دیا کہ اب اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین دین اسلام ہے اور اب دین اسلام پر عمل ہوگا اور اس کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں اور دین اسلام پر عمل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف ہے اور حضور اکرم ﷺ نے تقریباً ایک لاکھ (۱۲۴ ہزار) صحابہ کرام کو دین اسلام کی تعلیم و تربیت دی یعنی قرآن شریف پر عمل کر کے دکھایا اور صحابہ کرام اس پر عمل پیرا ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ نے تقریباً تئیس (۲۳) سال تک ان کی تعلیم و تربیت کی۔

حضور اکرم ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے خلفاء راشدین کی جماعت قیامت تک ہونے والے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے بنائی تو جتنے بھی طور طریقے تھے ان پر عمل ہو رہا تھا۔ خلفاء راشدین کو اس منصب عالی پر فائز کرنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اب میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقے پر عمل کرنا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے پاس اس دن جو آیا اور مسلمان ہوا تو اس نے وہی طریقہ سیکھا جس دن وہ مسلمان ہوا تھا۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتے تھے اللہ

تعالیٰ کے حکم کے تحت کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی صحیح بات لوگوں کو ملے صحیح دین پر عمل ہو۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو اور دانت سے مضبوط پکڑو۔

(شرح مشکوۃ شریف جلد اول باب الاعتصام صفحہ ۱۶۶)

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم ﷺ تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کے منصب پر فائز کیا اس لئے ان کو نبی و رسل کے نام سے سب جانتے ہیں ہر دور میں نبی کی ہی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی رہی اور ان ہی کے طریقے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی رہی جو ان پر ایمان نہ لایا وہ انکار کرنے والا کافر ہوا۔ پھر جب حضور ﷺ نے اظہار نبوت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے سارے دین و مذہب منسوخ کر دیئے اور حکم دیا کہ حضور اکرم ﷺ پر ایمان لے آؤ ان کی اطاعت کرو اور ان کے طریقے پر میری عبادت کرو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ کی دل و جان سے اطاعت یعنی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو جو بلند و بالا

مقام عطا فرمایا ہے وہ کسی کا نہیں اور صحابہ کرام میں خلفاء راشدین کے بعد خلفاء راشدین کے خلیفہ اپنے زمانے میں افضل ہوئے اور ان خلفاء عظام کے بعد ان کے خلیفہ جس دور میں ہوئے وہ افضل ہوئے۔ اسی طرح یہ سلسلہ خلیفہ در خلیفہ چلا آ رہا ہے انشا اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہیگا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم ﷺ تک نبی خلیفہ ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کی خلافت اور نبوت ختم ہو چکی اور حضور اکرم ﷺ کے جو خلیفہ ہوئے یہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی امت کے پہلے صدیقین یعنی اولیا اللہ ہیں۔ نبوت کی خلافت ختم اور حضور اکرم ﷺ کی امت کے پہلے صدیقین یعنی اولیا اللہ ہیں۔ نبوت کی خلافت ختم اور حضور اکرم ﷺ سے سلسلہ ولایت کی خلافت جاری ہوئی جو خلیفہ در خلیفہ چلی آ رہی ہے۔ کئی بار تحریر ہو چکا نبوت و رسالت کے بعد ولایت کی جو خلافت ہے۔ یہی صراط مستقیم یعنی حضور اکرم ﷺ کی راہ ہے جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آ رہے ہیں یعنی حضور اکرم ﷺ سے بیعت ہوئے پھر حضور اکرم ﷺ کے جو خلیفہ ہوئے ان سے بیعت ہوئے پھر خلیفہ ہیں ان سے اور ان کے خلیفہ در خلیفہ بیعت ہوتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ آسمان سے کوئی رسی نہیں لٹک رہی ہے۔ حضور

اکرم ﷺ سے جو بیعت کا سلسلہ خلیفہ در خلیفہ چلا آرہا ہے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے آرہے ہیں اسی کو اللہ تعالیٰ کی رسی کہا گیا ہے۔ اور غور وفکر کی بات ہے کہ ہر رکعت نماز میں انعام یافتہ بندوں کے سیدھے راستہ پر چلنے کی دعا مانگ رہا ہے۔ پھر بھی کسی انعام یافتہ بندے یعنی خلیفہ کے پاس نہیں جاتا۔ اس قدر قرآن وحدیث کا ثبوت ہونے کے باوجود جو نئی راہ نکالے گا یعنی فرقہ یا گروہ بنائے گا اس کا رسول اکرم ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ قرآن شریف کی آیتوں کو پڑھکر خود فیصلہ کرلیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہونا۔

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کا مقصد و مدعا یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور حضور اکرم ﷺ کے ذریعہ یعنی وسیلہ سے صحابہء کرام کا تعلق حضور اکرم ﷺ سے ہے یعنی حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ پر تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہء کرام بیعت ہیں اور صحابہء کرام میں خلفاء راشدین افضل ہیں اور خلفاء راشدین کے بعد ان کے خلیفہ ہوئے اور پھر ان کے خلیفہ یہ سلسلہ خلیفہ در خلیفہ ہوتے ہوئے آرہے ہیں۔ ایک دوسرے کے

ہاتھ میں ہاتھ دیتے آرہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مضبوطی سے پکڑے ہوئے آرہے ہیں یہی راہ رسول اکرم ﷺ ہے، یہی صراطِ مستقیم ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے جو جماعت بنادی ہے اسی پر چلنا افضل و اعلیٰ ہے اسی میں دو جہاں کی بھلائی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ جماعت بنائی ہے جسکو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے وہ اس پر چلے اور اس پر عمل کرے اور جو اس پر نہیں چلتا تو وہ جانے۔ جو اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ یعنی گروہ میں جاتا ہے یا بناتا ہے تو وہ قرآن شریف کی آیت کو پڑھکر خود فیصلہ کرلے۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

بیشک وہ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے کئی گروہ (اے محبوب)نہیں ہے آپ ﷺ کا ان سے کوئی علاقہ (یعنی تعلق)

(پارہ ۸ سورہ انعام آیت ۱۶۰)

بات واضح ہوگئی جو حضور اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور اولیاء اللہ کا طریقہ ہے یعنی صراط مستقیم ہے یہ رسول اکرم ﷺ کی راہ ہے اور جو اس راہ سے الگ ہوگا تو وہ اپنا فیصلہ خود کرلے۔

حدیث شریف:

ہر بالغ مرد اور عورت پر علم دین سیکھنا فرض ہے۔ جب علم دین سیکھنا فرض ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہونے کا علم۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہونے کا علم تو سب سے افضل ہے پھر اس کو کسی خلیفہ یعنی مرشد سے کیوں نہیں سیکھتے ہو۔

(یعنی شر کا راستہ)

اللہ تعالیٰ کے حکم کو ابلیس نے نہ مانا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا غرور کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس سے پوچھا کہ تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا تو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کے بجائے اور معافی مانگنے کے بجائے اپنی عظمت و فضیلت بیان کرنے لگا کہ اے اللہ تو نے مجھ کو آگ سے بنایا اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا ہے آگ افضل ہے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے تکبر اور غرور کی وجہ سے اس کو اپنی بارگاہ سے ملعون و مردود کر کے نکال دیا پھر بھی معافی نہیں مانگ رہا بلکہ قیامت تک کی مہلت مانگ رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل کو بہکانے کی اللہ تعالیٰ نے

ابلیس کو قیامت تک کی مہلت دیدی۔ ابلیس نے یہ اعتراف کیا یعنی کہا بیشک تیرے چنے ہوئے بندوں کو نہیں بہکا سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک تو میرے چنے ہوئے بندوں کو نہیں بہکا سکتا۔ ابلیس معلم الملکوت کے بجائے مردود و ملعون ہو گیا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے تو ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی نسل سے بغض و عناد ہو گیا اور نسل انسانی کا دشمن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے متعلق فرمایا کہ یہ نسل انسانی کا کھلا دشمن ہے۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی نسل دنیا میں بڑھی اور تمام دنیا میں لاتعداد انسان ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح ابلیس کی نسل دنیا میں بڑھی اور کس قدر بڑھی اللہ تعالیٰ جانے اور اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد ﷺ جانیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کائنات بنایا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے سلسلہ خلافت اور نبوت و رسالت چلا اور حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء اور امام الانبیاء ہیں اسی لئے نبوت اور نبوت والی خلافت ختم ہو گئی۔

حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو خلیفہ بنایا یہ حضور اکرم ﷺ کے خلیفہ یعنی جانشین ہیں۔ صدیقین یعنی امت کے پہلے اولیاء اللہ ہیں۔ ان سے سلسلہ خلافت اولیاء اللہ چلا جو آج تک جاری

ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت تک جاری رہے گا۔ اور ابلیس نے اپنی نسل کو یہ تعلیم دی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی نسل سے جتنے بھی اولیاء اللہ اور مومنین ہوں غرضیکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو بزرگ نہیں ماننا ہے اور ان کو بہکانا اور گمراہ کرنا ہے۔ ابلیس اور ابلیس کی اولاد کو ہر شکل اختیار کرنے کی قوت حاصل ہے اور انسان بھی بن جاتے ہیں اور ہر انسان کیساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور شیطان ان کے خون کے ٹھکانوں میں گردش کرتا ہے۔

حدیث شریف: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو۔

(شرح مشکوۃ شریف جلد اول باب الوسوسہ صفحہ ۸۳۰)

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کے خون کے ٹھکانوں میں گردش کرتا ہے۔

(شرح مشکوۃ شریف جلد اول باب الوسوسہ صفحہ ۸۳)

ابلیس جن ہے اور جن انسان بن جاتے ہیں۔ جنات خود یا انسان کے خون کے ٹھکانوں میں اور اندر باہر ہر طرح سے انسانی ذہنوں کو خراب کرتے ہیں۔ گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں اور نیکی کی طرف نہیں آنے دیتے۔ انبیاء کرام کے دور میں اور حضور اکرم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد

خلفاء راشدین کے خلیفہ پھر خلیفہ در خلیفہ سلسلہ بہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اکرم ﷺ نے جاری کیا جو آج تک جاری ہے۔ ابلیس نے خود اور اپنی اولاد اور نسل کو جو تعلیم دی کہ نبی کو نہیں مانتا تو نبی کے بعد ولی ہوتا ہے اسکو کیسے مانے گا اسی لئے ابلیس کی ساری نسل صرف اللہ تعالیٰ کو مانتی ہے۔ انبیاء کرام کے حیات ظاہری میں ان کو نہیں مانا ان کے پاس جانا شرک اُن کو غیر اللہ جانتا ہے۔ انبیاء کرام اور حضور اکرم ﷺ کی امت کے جو اولیاء اللہ ہیں۔ ان کو بھی نہیں مانتا۔ حضور اکرم ﷺ جو خاتم النبین ہیں ان کے مزار پر جانا شرک اور ان کے وسیلہ سے مانگنا بھی ابلیس شرک جانتا ہے۔ اسی لئے لوگوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو مانو اللہ تعالیٰ خالق اور مالک ہے۔ نبی اور ولی سب غیر اللہ ہیں۔ اسی لئے ابلیس کی راہ آسان نظر آتی ہے۔ اس راہ میں صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے۔ کسی کی تعظیم و تکریم کی ضرورت نہیں۔ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کے مزاروں پر جانا شرک بتلاتا ہے۔ چونکہ شرک گناہ عظیم ہے۔ اس لئے شرک سے ہر آدمی ڈرتا ہے تو شرک کے ڈر سے لوگ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کو بھی ماننے سے انکار کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائیں۔ کلمہ طیبہ پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب

کوئی معبود ہی نہیں تو غیر اللہ کون اور کہاں ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اسکے رسول محمد ﷺ ہیں ان کی اطاعت و پیروی کرنے والا کوئی مشرک نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور سارے انبیاء کرام اور اولیاء اللہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہیں یہ غیر اللہ نہیں ہیں۔

حدیث شریف: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بیشک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

(بخاری شریف جلد دوئم کتاب الانبیاء حدیث ۸۰۵ صفحہ ۳۵۷)

فیصلہ

اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ کو جو دل و جان سے چاہتا ہے وہ مسلمان ہے اور جو غیر مسلم بھی حضور اکرم ﷺ پر ایمان لاتا ہے صدق دل سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ بھی مسلمان ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے سارے امتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم ﷺ کو کون کتنا چاہتا ہے اللہ جانے اور اللہ کے رسول جانیں۔ شیطان نے مکروفریب

کا جال پھیلا رکھا ہے انسان کے ذہنوں میں برے خیالات اور وسوسہ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے ذہن الجھ گئے ہیں کہ صحیح کیا ہے۔ ہم کسی کے عقائد کو یہاں بیان نہیں کر رہے ہیں جسکا جو طریقہ ہے وہ جانے اللہ جانے اور اللہ کے حبیب جانیں۔ البتہ چند گذارشات ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

۱۔ جس طرح عالم دین ہونے کے لئے دارلعلوم جانا ہے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سند ملے گی اب جن کو یہ سند ملے وہ عالم دین ہے اور یہ سند سب کو ماننی ہے۔

۲۔ جس کو ڈاکٹر بننا ہے تعلیم مکمل کرنے کیلیئے میڈیکل کالج میں داخلہ لے پھر تعلیم مکمل کر لے۔ سند یعنی ڈپلومہ ملنے کے بعد یہ ڈاکٹر صاحب ہیں ان کو سب مانتے ہیں۔

۳۔ اس طرح فوج میں بھرتی ہو کر فوجی افسر ہوتا ہے لاء کالج میں تعلیم حاصل کر کے وکیل ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

سب مسلمان ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہونے کا شوق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین ہونا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرب و محبوب ہونا چاہتا ہے۔ صدیقین یعنی اولیاء اللہ کے راستے پر چلنا چاہتا ہے۔ ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ بندوں کی راہ پر چلکر

اللہ تعالیٰ کا اور زیادہ مقرب و محبوب ہونا چاہتا ہے۔

تو ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب، صدیقین یعنی اولیاء اللہ اور ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ بندوں کی راہ کا ذکر کر رہے ہیں اس راہ کا یہی طریقہ ہے۔ پہلے انبیاء کرام اپنی حیات ظاہری میں رہبری کرتے رہے۔ یہ سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک رہا۔ سلسلہ نبوت ختم نبوت والی خلافت ختم۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک حیاتِ ظاہری میں رہے صحابہ کرام کی رشد و ہدایت کرتے رہے۔ پھر امت کی بھلائی کیلئے خلفاء راشدین کی جماعت بنائی۔ ان کو اہم فریضہ پر مامور کیا۔ اس لائن میں اللہ تعالیٰ کا جو مقرب و محبوب ہونا چاہتا ہے پہلے کسی خلیفہ یعنی مرشد سے بیعت کرے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی محبت میں بیچ ڈالے اس لائن کا داخلہ فارم بیعت مرشد ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے بیعت کرنی ہے جس سے محبت کریگا اسی کیساتھ اٹھے گا اور اسی کے ساتھ جائیگا بیعت مرشد کے بعد مرشد تعلیم دے گا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دل و جان سے کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ تب اللہ تعالیٰ آپ میں خلوص پائیگا اور آپ کو نواز دے گا۔

فیصلہ اس بات کا اس کو کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہونا چاہتا ہے اس کے لئے بیعت مرشد شرطِ اوّل ہے۔ جس طرح اسکول و کالج

کا داخلہ فارم ہوتا ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہری سے لیکر یہ سلسلہ جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں جو اپنے کو فروخت کر دیگا تو جس کی محبت میں فروخت ہوا اسی کی محبت میں اٹھے گا۔ حضور اکرم ﷺ کی قائم کی ہوئی خلفاء راشدین کی جماعت یا امام کی پیروی سے یہی مراد ہے کہ کسی خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی محبت کے لئے جو بیعت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں اٹھے گا۔ خلیفہ، امام، مرشد، رہبران سب کا یہی مقصد ہے۔ بیعت مرشد یعنی امام کی بیعت اللہ و رسول کی بیعت ہے اور مرشد مستقل امام ہے۔ امام مسجد پیش امام ہے جو نماز پڑھانے کیلئے مقرر ہیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بروز حشر ہم ہر شخص کو اس کے امام (یعنی مرشد) کے ساتھ اٹھائیں گے جس کا امام (یعنی مرشد) نہیں ہوگا وہ اس کے ساتھ اٹھیگا جس کی پیروی کر رہا ہے۔ (پارہ ۱۵۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ سب سے بہترین پیروی میرے رسول ﷺ کی ہے۔ ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کتنی محبت ہے اللہ تعالیٰ جانے اور اس کا رسول جانے۔ دوبارہ تحریر ہے مسلمان سب ہیں

لیکن اس کتاب میں نشاندہی اس بات کی ہے اولیاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے مقبول ومحبوب اور ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ بندوں کی یہ راہ ہے۔ ڈرائیوری کی کتاب خرید کر کوئی ڈرائیور نہیں ہوسکتا جب تک کسی ڈرائیور کی شاگردی نہ کرے۔ مسلمان سب ہیں بیعت ہوں یا نہ ہوں عالم دین وہی بنے گا جس نے دارالعلوم میں تعلیم حاصل کی پھر عالم دین ہوئے۔ ڈاکٹر وہی بنے گا جس نے میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کی۔ فوجی وہی ہوگا جو فوج میں بھرتی ہوا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا مقبول اور محبوب اور ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے مقبول اور محبوب کے پاس جائیگا اور ان سے یہ علم سیکھے گا۔ اس لئے ہر رکعت نماز میں انعام یافتہ بندوں کے پاس جانے کی دعا ہر مسلمان مانگتا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو ان ہدایت یافتہ بندوں کی سیدھی راہ پر چلا جن پر تو نے انعام کیا ہے اور ان کے راستے پر نہ چلا جن پر تیرا غضب ہوا ہے اور نہ ان کے راستے پر چلا جو گمراہ ہیں (آمین) انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگ رہے ہیں تو انعام یافتہ بندے ہیں یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملیگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام۔ صدیقین یعنی اولیاء اللہ۔ شہداء اور صالحین یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں"۔ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹)

نبوت ختم اور نبوت والی خلافت ختم حضور اکرم ﷺ کے صحابہ ءکرام کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے اور رسالت کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ صحابہ ءکرام ہیں یہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں یہ صدیقین یعنی اولیاء اللہ ہیں اور خصوصیت یہ کہ حضور اکرم ﷺ کی امت کے پہلے اولیاء اللہ ہیں۔ یہی سب سے بڑے اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی یہ اللہ تعالیٰ سے راضی سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول کو چاہنے والے اور حضور اکرم ﷺ کی محبت و اطاعت سے سب سے زیادہ محترم و محبوب ہیں اور سب سے بڑے ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ اور ان سب صحابہ ءکرام میں خلفاء راشدین افضل ہیں اور یہ ساری امت میں افضل ہیں یہ سب سے بڑے انعام یافتہ ہیں اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ان کو حکم الٰہی سے خود اس منصب عالی پر فائز کیا (مقرر) کیا۔ حضور اکرم ﷺ کا خلیفہ ہونا اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہونا

ہے۔ یہ سب سے بڑے ہدایت اور انعام یافتہ پھر ان کے خلیفہ پھر ان خلفاؤں کے خلیفہ ہوتے چلے آرہے ہیں۔

عالم دین اپنی جگہ، فوجی افسر اپنی جگہ، ڈاکٹر اپنی جگہ، وکیل اپنی جگہ، مجسٹریٹ اپنی جگہ، تھانیدار اپنی جگہ، میٹرک، بی اے، ایم اے، پی ایچ ڈی وغیرہ اپنی جگہ اگر ان سب حضرات کو کہیں جانا ہے اور کار موجود ہے تو اس کار کو وہ چلائے گا جو چلانا جانتا ہے یعنی جس نے ڈرائیوری سیکھی ہے سب نہیں چلائیں گے۔ اسی طرح اگر کپڑا سلوانا ہے تو کسی ٹیلر ماسٹر یعنی درزی کے پاس جانا ہوگا۔ جو کام سیکھنا یا کرنا ہے اس کے پاس جانا ہوگا جسے وہ کام آتا ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیاب و کامران ہونا ہے۔ ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہونا ہے اس علم کے استاد کے پاس جانا ہوگا یعنی مرشد کامل کی خدمت میں جا کر یہ علم سیکھنا ہوگا۔

اب فیصلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کس کی سچی محبت ہے اور کون اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب محبوب ہونا چاہتا ہے تو اس علم کے استاد کے پاس جانا ہوگا۔ اس علم کے استاد کو خلیفہ، مرشد، شیخ، امام، ہادی، پیشوا وغیرہ علاقے کی نوعیت سے کہتے ہیں۔ یہ ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہیں۔ جو خلیفہ در خلیفہ چلے آرہے ہیں اگر علم رشد و ہدایت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ان سے نہیں سیکھو گے تو

ہدایت یافتہ اورانعام یافتہ کیسے ہو سکتے ہو۔ قرآن شریف کی آیت پڑھ کر فیصلہ کرلیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:

(یہ حقیقت ہے) کہ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور وہ جسے گمراہ کردے اس کے لئے نہ کوئی ولی اور نہ کوئی مرشد۔

(پارہ ۱۵ سورۃ کہف آیت ۱۷)

۱۔ جب بچہ اسکول میں جاتا ہے تو پہلی کلاس میں داخل ہوتا ہے۔ مولوی یا ٹیچر یا استاد بچے کو پڑھاتے ہیں۔ اسکا تعلیمی دور شروع ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ بچہ پہلی کلاس سے ترقی کر کے میٹرک کر لیتا ہے۔ اسکی حیثیت جو پہلی کلاس اور دوسری کلاس میں تعلیم وتربیت کی تھی اب وہ نہیں رہی بلکہ تعلیم وتربیت مکمل کر چکا، اور اس نے میٹرک پاس کرلیا جس کو سب جانتے ہیں۔ اسکے بعد اب آگے جو تعلیم مزید حاصل کرے یا ایم اے کریگا یا کوئی اور تعلیم حاصل کریگا اسکے بعد اسکو ڈپلومہ ملیگا۔ اسکو سب کو ماننا ہے اور سب مانتے ہیں۔

۲۔ جب کوئی بچہ دارالعلوم میں تعلیم دین حاصل کرنے کے لئے داخلہ لیتا ہے۔ اسکی تعلیم وتربیت ہوتی ہے اور وہ دینی تعلیم وتربیت حاصل کرتا رہتا ہے اور جب عالم دین کا کورس مکمل کر لیتا ہے۔ تو اسکو عالم دین کی سند ملتی ہے۔ اس

سند کو سب جانتے ہیں اور اب یہ عالم دین کہلاتے ہیں اور سب ان کو عالم دین مانتے ہیں۔

۳۔ جب بچہ ڈاکٹر بننے کے لئے میڈیکل کالج میں داخلہ لیتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اسکو تعلیم و تربیت ملتی رہتی ہے اور جب تعلیم و تربیت مکمل ہو جاتی ہے اور جب تعلیم مکمل ہونے کے بعد کامیاب ہو جاتے ہیں تب انہیں ڈاکٹر ہونے کی سند ملتی ہے اور اس سند کو سب مانتے ہیں اور اس مسئلہ کی وجہ سے یہ ڈاکٹر کہلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اکرم ﷺ نے جب اظہار نبوت فرمایا قرآن شریف نازل ہوتا رہا لوگ حضور اکرم ﷺ پر ایمان لاتے رہے اور مسلمان ہوتے رہے۔ حضور اکرم ﷺ سب کی تعلیم و تربیت کرتے رہے اور جو حضور اکرم ﷺ صحابہ کو قرآن شریف کی تشریح کر کے سمجھاتے رہے تاکہ ان کی تعلیم و تربیت ہو۔ جو وہ حدیث شریف ہے اس طرح تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں۔ جو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کر کے قرآن شریف اور حدیث شریف کے جامع پیکر ہو گئے۔ یہ حضور اکرم ﷺ کی محبت اور اطاعت کا صلہ ہے۔ یہ سارے کے سارے ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ ہیں۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ : یہی وہ خوش نصیب ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درودیں ہیں جن پر ان کے رب کی طرح طرح کی نوازشیں ہیں اور رحمتیں ہیں۔ اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ثابت قدم ہیں ہدایت یافتہ ہیں۔ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۷)

حدیث شریف : اور فرمایا میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ تم جس کی پیروی کروگے۔ ہدایت پاؤگے (حوالہ کتاب الشفاء باب سوئم فصل ۵ صفحہ ۴۲)

حضور اکرم ﷺ نے ۱۰ھ میں جو حج کیا اس حج کے خطبہ میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" بلاشبہ میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کو جارہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوسکوگے۔ یہ چیز اللہ عزوجل کی کتاب قرآن مجید ہے۔"

تو اس حج کے موقعہ پر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہء کرام موجود تھے۔ جیسا کہ پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت اور اطاعت کی وجہ سے ہر صحابی حضور اکرم ﷺ کی سنت کا یعنی قرآن شریف اور حدیث شریف کے علم و عمل کا جامع پیکر تھا۔ ان سارے صحابہء کرام میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے ذریعہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہء کرام میں سے انتخاب کر کے خلفاء راشدین کو خلیفہ بنایا۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ ان سے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا زمین میں۔ جس طرح اس نے ان کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔

(پارہ ۱۸ سورۃ نور آیت ۵۵)

خلفاء راشدین حضور اکرم ﷺ کے علم و عمل کے یعنی قرآن و حدیث کے جامع پیکر ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور اکرم ﷺ کا خلیفہ یعنی جانشین بنایا۔ حضور اکرم ﷺ کے علم و عمل کے سب سے بہترین وارث ہیں اور جو قرآن شریف اور حدیث شریف حضور اکرم ﷺ چھوڑ کر گئے اسکے خلفاء راشدین بہترین امین ہیں اور ان کے ذریعہ ساری ملت اسلامیہ کو حضور اکرم ﷺ کی ساری باتیں ملیں۔

اس سے پہلے مثالیں دے چکے ہیں کہ عالم دین کا کورس کرنے کے بعد عالم دین ہو جاتا ہے اور اسکو سب لوگ جانتے ہیں۔ جو ڈاکٹر ہوا اسکو ڈاکٹر مانتے ہیں۔ جو وکیل ہو جاتا ہے اسکو وکیل مانتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے قرآن و حدیث کی ساری مکمل تعلیم صحابہ کرام کو دی جیسا کہ پہلے قرآن و حدیث تحریر کر چکے ہیں کہ صحابہ کرام ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔ جس طرح علماء کرام اور ڈاکٹر وغیرہ

تعلیم کے بعد سند ملنے پر عالم دین اور ڈاکٹر کہلاتے ہیں اوران کو سب مانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق خلیفہ یعنی حضور اکرم ﷺ کے نائب بنے یہ صحابی ، رسول بھی ہیں اور امت کے پہلے اولیاء اللہ ہیں ۔ اس لئے نبوت کے بعد اب ولایت کی خلافت کا آغاز خلفاء راشدین کے ذریعہ ہوا۔ جب قرآن وحدیث موجود ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے ان کو خلیفہ بنایا اب ساری تعلیم مکمل ہونے کے بعد یہ خلیفہ بنے۔ خلفاء راشدین کی اطاعت کا ہمیں انکار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کی اطاعت کرنی چاہئے ۔ جو قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتے ہین ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خلفاء راشدین قرآن وحدیث سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اسی لئے یہ حضور اکرم ﷺ کے خلیفہ بنائے گئے ہیں اوران کی اطاعت کا حکم ہے جو قیامت تک مسلمانوں کے لئے ہے۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ: تم میں ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے برائی سے اور یہی لوگ کامیاب اور کامران ہیں۔

(پارہ ۴۔سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام دین منسوخ کر کے دین اسلام کو پسند کر

لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ خلفاء راشدین کو خلیفہ بنایا اور اب ان کی بھی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

حدیث شریف: تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو اور دانت سے مضبوط پکڑ لو۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول باب الاعتصام صفحہ ۱۴۴)

جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کی اطاعت کرنی ہے جو خلیفہ در خلیفہ چلی آ رہی ہے۔

خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام او اولیاء اللہ کو برا نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

۱۔ حدیث شریف: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اسکے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوئم کتاب الدقان حدیث ۱۴۲۲ صفحہ ۵۱۲)

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اگر مخلوق کو میرے

اولیاء کاملین کی شان معلوم ہو جائے جو میں نے انہیں "محلِ قدس" اور "دار کرامت" میں بخشی ہے تو لوگ ان کے قدم چومتے۔ بلکہ ان کے قدموں کی خاک ہو جاتے اور آرزو کرتے کہ اولیاءِ کرام انہیں اپنے قدموں کی خاک بنائیں۔ مجھے اپنی عزت وجلال اور بزرگی کی قسم میں انہیں اپنا چہرہ دکھاؤں گا۔ یعنی انہیں بلا حجاب زیارت کا شرف بخشوں گا ان کے دل کو خوش کر دوں گا۔ اگر چہ وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ مجھے اپنی عزت کی قسم اولیاء اللہ سے زیادہ اور کوئی عزیز نہیں۔ مجھے اپنے جلال کی قسم ان سے بزرگ تر میرے نزدیک اور کوئی نہیں میں نے جہنم ان کے دشمنوں کے لئے بنائی ہے اور ان کے دشمنوں کو جہنم میں بھروں گا۔

(حوالہ تفسیر روح البیان پارہ ۲۲ صفحہ ۲۲۴)

ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور خوش قسمتی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ہے جو کہ افضل الانبیاء علیہم السلام ہیں۔ لہٰذا ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان سے اطاعت کرنی ہے اور انہی کے بتائے ہوئے طریقے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے۔ جسکا ذکر ہم نے اپنی دیگر کتابوں میں کیا ہے اور اس کتاب میں بھی ذکر کر دیا ہے۔ دورِ حاضر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی بہترین پیروی کا ذریعہ اولیاء اللہ اور مشائخ عظام یعنی مرشدان کامل ہیں۔
یہ حضور اکرم ﷺ کی عملی زندگی یعنی پریکٹیکل لائف کے بہترین وارث ہیں۔
اسی لئے ان کی اطاعت سے لاتعداد اولیاء اللہ بنے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بنتے
رہیں گے۔

فقط

صوفی ڈاکٹر حاجی عبدالغفار علی شاہ

مورخہ ۱۵ ربیع اوّل ۱۴۲۲ھ

ہماری دیگر تصانیف

کتاب طریقہ عرفان الٰہی

اللہ تعالیٰ کے قرب و عرفان کیلئے عاشقان الٰہی جو راہ سلوک پر گامزن ہیں اور شب و روز کوشاں ہیں ان کی تعلیم و تربیت رہبری و رہنمائی کے لئے بہترین کتاب ہے۔ یہ کتاب معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ صفحات ۷۶

کتاب شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر یہ کتاب شہنشاہ کونین اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ موجودہ دور کے تقاضے کے تحت معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اس بیش با خزانہ سے ہر اہل ذوق کو حاصل کرنا چاہیئے۔ حقیقت کا فیصلہ مطالعہ کے بعد ہوگا۔ صفحات ۲۴۰۔ قیمت ۱۵۰ روپے۔

کتاب شان اولیاء اللہ

اللہ تعالیٰ کو دوستوں یعنی اولیاء اللہ کی عظمت و شان کتاب پڑھنے کے بعد خود عیاں ہو جائے گی۔ دورِ حاضر میں اس قدر بہترین کتاب ہے ابھی تک شان اولیاء اللہ پر موجود کتابوں میں یہ ایک کتاب اپنی نوعیت کی آپ ہے۔ جس کا مطالعہ کرنے کے بعد خود ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ صفحات ۲۵۶۔ قیمت ۱۷۵ روپے۔

کتاب حقائق تصوف

علم تصوف کی اہمیت و افادیت اور اس کے اسرار و رموز کی معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ کتاب حقائق تصوف کے بارے میں دورِ حاضر کے اکابرین علماء کرام اور اہل علم حضرات نے یہ رائے دی ہے کہ دورِ حاضر میں اس قدر سلیس، عام فہم اور روح پرور انداز میں اتنی جامع اومدلل کتاب تا حال نہیں گذری۔ اس کتاب کی اہمت و افادیت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ صفحات ۴۰ ۷ ۔ قیمت

کتاب حقیقت سماع

دورِ حاضر میں سماع یعنی قوالی کے جواز او عدم جواز کے متعلق کثیر تعداد میں کتابیں موجود ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیت اور انفرادیت یہ ہے کہ اس کتاب میں سماع کے حقائق کے بارے میں قرآن شریف اور بزرگانِ دین کی کتابوں کے اقتسابات پیش کئے گئے ہیں۔ مطالعہ کے بعد کثیر تعداد میں لوگوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ سماع کی بابت دورِ حاضر میں یہ پہلی کتاب ہے۔ جو اس قدر جامع او مدلل ہے اہلِ ذوق حضرات مطالعہ کر کے اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کا خود اندازہ کریں۔ صفحات ۳۳۶ اور قیمت ۱۷۵ روپے۔

کتاب دین کامل

یہ کتاب دورِ حاضر میں دینی معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ بہت سی ایسی معلومات اس کتاب میں درج ہیں جو دورِ حاضر کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد خود فیصلہ کریں کہ یہ کتاب اپنی نوعیت کی آپ کتاب ہے۔

صفحات　　قیمت ۵۰ روپے۔

کتاب اللہ تعالیٰ کی معرفت یعنی راہِ رسول ﷺ

یہ کتاب دورِ حاضر میں معلومات کا پیش بہا خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت جب ہی حاصل ہوتی ہے کہ راہِ رسول ﷺ پر خلوص و محبت سے چلے جس کا ثبوت حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین پھر حضور اکرم ﷺ کے وقت کے اولیاء اللہ ہیں اس کتاب میں بار بار اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت و اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب بناتی ہے اور ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ بناتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت و عظمت پر یہ کتاب اپنی نوعیت کی بہت ہی شاندار کتاب ہے۔ مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ ہو جائیگا۔ صفحات　　قیمت